بسلسلہ صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی

اُمّ المؤمنین

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

لجنہ اماء اللہ

اُمّ المؤمنین

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

امۃ الرشید ارسلہ

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ پاکستان کو صد سالہ خلافت جوبلی کے مبارک موقع پر بچوں کیلئے سیرت صحابیات پر کتب شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ کوشش یہ کی گئی ہے کہ کتاب دلچسپ اور آسان زبان میں ہو، تا بچے شوق سے پڑھیں اور مائیں بھی بچوں کو فرضی کہانیاں سنانے کی بجائے ان کتب سے اپنے اسلاف کے کارنامے سنائیں تا کہ بچوں میں بھی ان جیسا بننے کی لگن پیدا ہو۔

خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

اُم المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا

پیارے بچو!

آج ہم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ حضرت میمونہؓ کے حالات پڑھیں گے۔ پہلے ہم آپ کو اُس دَور کے کچھ حالات بتا دیں تا کہ آپ کو بات زیادہ سمجھ میں آئے۔ آپ کو علم ہے کہ جب پیارے آقا ﷺ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو مکّہ کے لوگوں نے بے حد مخالفت کی اور آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ پر ایمان لانے والوں کو شدید تکلیفیں دیں۔ سب سے بڑی تکلیف یہ تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہی نہیں پہنچانے دیتے تھے۔ اس لئے آپ ﷺ نے مکّہ سے ہجرت کی۔ مکّہ آپ ﷺ کو بہت پیارا تھا آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو مکّہ بہت یاد آتا تھا۔

ہجرت کے چھ سال بعد ایک دفعہ آپ ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ صحابہؓ کے ساتھ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں۔ چنانچہ اسی سال آپ ﷺ عمرے کی نیّت سے چودہ سو صحابہ کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوئے۔

جب آپ ﷺ کا قافلہ مکّہ سے نو میل کے فاصلہ پر حدیبیہ کے مقام پر پہنچا تو قریش نے آپ ﷺ کو مکّہ میں داخل نہ ہونے دیا اور ایک معاہدہ طے پایا کہ اس سال آپ ﷺ واپس چلے جائیں اور اگلے سال طواف کے لئے آ سکتے ہیں۔ اس معاہدے کو تاریخ میں 'صلح حدیبیہ' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

اگلے سال آپ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ مکّہ کے سفر کی تیاری شروع کی جائے اور خاص طور پر حدیبیہ تک جا کر واپس لَوٹ آنے والے ضرور اس سفر پر جائیں۔ (1) آپ ﷺ کو احساس تھا کہ جنہوں نے اُس وقت تکلیف اُٹھائی تھی اب خوشی بھی دیکھیں۔ اُس سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ اُم المؤمنین حضرت اُم سلمیٰؓ بھی تشریف لے گئیں۔ اور آپ ﷺ ایک خیمہ میں تین دن ٹھہرے۔ ایک دن آپ ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ ان کی بیوی اُمُّ الفضل کی بہن بیوہ ہیں اگر آپ ﷺ پسند فرمائیں تو اُن سے شادی کر لیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس درخواست کو قبول فرمایا اور حضرت جعفرؓ کو رشتہ کا پیغام دے کر حضرت میمونہؓ کے پاس بھیجا۔ حضرت میمونہؓ نے مشورے اور اجازت کے لئے اپنے بہنوئی حضرت عباسؓ کے سامنے یہ رشتہ پیش کیا جو فوراً مان گئے۔

اورشوال 7 ہجری میں سرِف کے مقام پر حضرت عباسؓ نے چار سو درہم حق مہر پر نکاح کر دیا۔(2)

نکاح کے وقت آپؓ کی عمر چھبیس سال تھی حضرت میمونہؓ کی ایک بہن لبابۃ الصُغریٰ حضرت خالد بن ولیدؓ کی والدہ تھیں۔(3)

آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکّہ میں نہ شادی کے ارادہ سے گئے تھے نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی کوئی خواہش تھی۔ یہ سب مولا کریم کے کام تھے جو وہ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیتا تھا، کہیں محبتیں پیدا کرنے کے لئے کہیں نفرتیں مٹانے کے لئے، کہیں قبائل کو قریب لانے کے لئے۔ اللہ تعالیٰ کی حکمتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر حکومت کرتی تھیں۔

حضرت میمونہؓ کا تعلق اہل نجد سے تھا جو اسلام کے بہت بڑے دشمن تھے یہ وہی اہل نجد تھے جنہوں نے دھوکے سے مسلمانوں کے ستّر حفّاظ قرآن اور قاری شہید کروائے تھے۔ حضرت میمونہؓ کی بہن سردار نجد کے گھر تھیں اس نکاح سے اہل نجد سے صلح اور دوستی کا ہاتھ بڑھا، امن کا ایک اور دروازہ کھلا۔(4)

مکّہ میں قیام کے دوران مسلمان تو طواف اور عبادت میں مصروف تھے مگر مخالفین سخت غم وغصہ کے عالم میں تھے۔ تین دن مکمل ہوتے ہی مکّہ

والوں نے ایک وفد بھجوایا جس نے حضرت علیؓ سے کہا اپنے آقا سے کہئے کہ وہ ہمارے ہاں سے روانہ ہو جائیں کیونکہ قیام کی مدّت مکمل ہو چکی ہے۔(5) آنحضرت ﷺ سے کسی طرح بھی معاہدہ کی خلاف ورزی کی توقع نہیں کی جا سکتی تھی چنانچہ آپ ﷺ کو بھی اس بات کا علم تھا اور واپسی کی تیاری شروع ہو چکی تھی لیکن آپ ﷺ کی خواہش تھی کہ اگر حضرت میمونہؓ کا رخصتانہ بھی مکّہ میں ہو تو مکّہ والوں سے صلح صفائی اور دوستی کا ماحول بن جائے گا۔ امن کی ایک کوشش سے نئی راہیں نکل سکتی تھیں اور ہوسکتا ہے دشمنی میں کمی ہو جائے چنانچہ آپ ﷺ نے اُن کے وفد سے کہا اگر تم لوگ اجازت دو تو میں یہاں شادی کی تقریب منعقد کر کے کھانے کی دعوت میں آپ سب کو شامل کروں۔ اتنی خوبصورت دعوت کا اُن بدنصیبوں نے سخت دلی سے انکار کیا۔ کیونکہ ان کو خوف تھا کہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کی اچھے اخلاق کی باتیں لوگوں کے دل نہ موہ لیں۔

آپ ﷺ نے اپنے معاہدے اور مکّہ کے لوگوں کی خواہش کا خیال فرمایا اور اس بات پر اصرار نہ کیا بلکہ ابورافعؓ سے فرمایا کہ روانگی کا اعلان کر دو اور یہ کہ کوئی شخص یہاں شام تک نہ ٹھہرے آپ ﷺ خود

بھی تیار تھے۔ اُس وقت حضرت میمونہؓ کو ساتھ نہیں لے جا سکتے تھے اس لئے ابورافعؓ کو اُن کے پاس چھوڑا تا کہ بعد میں ساتھ آئیں اور خود تمام ساتھیوں کے ساتھ مکّہ سے روانہ ہو گئے۔ مکّہ سے قریباً سات میل پر تنعیم کے پاس سرِف کے مقام پر قیام فرمایا۔

ابورافعؓ جب حضرت میمونہؓ کو لے کر روانہ ہونے لگے تو غم و غصّے میں اُبلتے ہوئے مکّہ والوں نے انہیں بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ ابورافعؓ نے اُنہیں رُعب سے جواب دیا کہ ابھی ہمارے سوار اور ہتھیار دور نہیں ہیں اس لئے بدعہدی نہ کرو چنانچہ وہ اِدھر اُدھر ہو گئے اور ابورافعؓ حضرت میمونہؓ کو لے کر سرِف پہنچ گئے۔ یہیں آنحضرت ﷺ سے اُن کی ملاقات ہوئی۔ سرِف میں ایک رات قیام کے بعد آپ ﷺ مدینہ روانہ ہو گئے۔(6)

مدینہ میں اس مبارک دُلہن کا استقبال خوش دلی سے کیا گیا۔ آپؓ مسجد نبوی میں ایک حجرے میں رہنے لگیں۔ جہاں آج کل آنحضرت ﷺ کا روضۂ مبارک ہے وہاں حضرت عائشہؓ کا حجرہ تھا جس کا دروازہ شمال کی جانب تھا اس سے ملی ہوئی مسجد کے جنوب کی جانب قبلہ والی دیوار کے ساتھ۔ حضرت سودہؓ اور حضرت صفیہؓ کے حجرے تھے اور شمال کی جانب

حضرت اُمِّ سلمہؓ ، حضرت اُم حبیبہؓ، حضرت زینبؓ بنت خزیمہ، حضرت جویریہؓ، حضرت میمونہؓ اور حضرت زینبؓ بنتِ جحش کے حجرے تھے۔انہی حجروں میں حضور ﷺ نے بھی انتہائی سادہ زندگی بسر فرمائی۔(7)

ایک دفعہ حضرت عمرؓ حضور ﷺ کے گھر گئے اور دیکھا کہ گھر میں کچھ اسباب نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور چٹائی کے نشان پیٹھ پر لگے ہیں۔تب عمرؓ کو یہ حال دیکھ کر رونا آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عمرؓ! تو کیوں روتا ہے۔حضرت عمرؓ نے عرض کی آپ کی تکلیف دیکھ کر مجھے رونا آ گیا کہ قیصر و کسریٰ جو کافر ہیں آرام کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور آپ اِن تکالیف میں زندگی بسر کرتے ہیں۔تب حضور ﷺ نے فرمایا کہ:۔ مجھے اس دنیا سے کیا کام؟ میری مثال اس سوار کی ہے جو شدّتِ گرمی کے وقت ایک اونٹنی پر جارہا ہو اور جب دوپہر کی شدت نے اُس کو سخت تکلیف دی تو وہ اسی سواری کی حالت میں دَم لینے کے لئے ایک درخت کے سائے کے نیچے ٹھہر جائے اور پھر چند منٹ کے بعد اسی گرمی میں اپنی راہ لی۔

آپ ﷺ کی بیویاں سوائے حضرت عائشہؓ کے سب عمر رسیدہ

تھیں بعض کی عمر ساٹھ سال کو پہنچ چکی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپﷺ کا زیادہ بیویاں کرنے کا یہی اہم اور مقدم مقصود تھا کہ عورتوں میں دینی تعلیم کوفروغ دیا جائے اور اپنی صحبت میں رکھ کر علمِ دین اُن کو سکھایا جائے تا وہ دوسری عورتوں کو اپنے نمونہ اور تعلیم سے ہدایت دے سکیں۔(8)

آپ کی بیویوں کے زیورات نہ ہونے کے برابر تھے صحابیات بھی آپﷺ کی تعلیم پر عمل کر کے زیور نہ بنواتی۔ آپﷺ قرآنی تعلیم کے مطابق فرماتے تھے کہ مال کا جمع رکھنا غریبوں کے حقوق تلف کر دیتا ہے۔

رہائشی مکان کے متعلق بھی آپﷺ سادگی کو پسند کرتے تھے بالعموم آپﷺ کے گھروں میں ایک ایک کمرہ ہوتا تھا اور چھوٹا سا صحن۔ اس کمرہ میں ایک رسی بندھی ہوتی تھی جس پر کپڑا ڈال کر ملاقات کے وقت میں آپﷺ اپنے ملنے والوں سے علیحدہ بیٹھ کر گفتگو کر لیا کرتے تھے۔ چارپائی آپ استعمال نہیں کرتے تھے بلکہ زمین پر ہی بستر بچھا کر سوتے تھے۔ آپﷺ کی رہائش کی سادگی اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ حضرت عائشہؓ نے آپﷺ کی وفات کے بعد فرمایا۔ رسول اللہﷺ کے زمانہ میں ہمیں کئی دفعہ صرف پانی اور کھجور پر گزارا کرنا پڑتا تھا۔ یہاں تک کہ جس دن بھی آپ کی وفات ہوئی اس دن ہمارے گھر میں سوائے

کھجوراور پانی کے کھانے کے لئے کچھ نہ تھا۔(9)

آپ ﷺ کی ازواج سوائے دو کے مختلف قبیلوں سے تعلق رکھتی تھیں یہ دو ازواج حضرت زینبؓ بنت خزیمہ اور حضرت میمونہ ؓ تھیں۔ ان سب قبائل کی آپس میں دوستیاں نہ تھیں مگر آنحضور ﷺ سے رشتے کی وجہ سے ایک نیا تعلق پیدا ہوا جس کی بنیاد محبوبِ خدا کی محبت تھی۔ ازواج میں سے بعض کا تعلق عرب میں موجود دوسرے مذاہب سے تھا مثلاً حضرت صفیہؓ یہود سے بنی اسرائیلی اور غیر عرب تھیں اور حضرت ماریہ قبطیہؓ عیسائی اور مصری تھیں، صرف حضرت عائشہؓ پیدائشی مسلمان تھیں باقی سب نے خود اسلام قبول کیا تھا۔ ایک چھتری کے نیچے اتنی مختلف مزاج کی خواتین آنحضرت ﷺ کی تربیت میں آکر صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی ہوگئیں۔

قرآن کریم نے جس طرح آنحضرت ﷺ کے لئے قرآن و حکمت سکھانے کا فرض بیان کیا اسی طرح آپ ﷺ کی بیگمات کے لئے بھی کچھ فرائض بیان فرمائے کہ انہیں کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہیں کرنا چاہیئے۔ اخلاق کا یہ معیار، دستور العمل بہت مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کی بیویوں کو اُمت کے لئے نمونہ بنانا چاہتا تھا۔ اس لئے ان سے

بہت اعلیٰ اخلاق کی اُمید رکھی اور آپ ﷺ کے گھر میں چن چن کر ایسی خواتین جمع کر دیں جوان پر عمل کرنے کے قابل تھیں۔ یہ سارے اللہ تعالیٰ کے کام تھے۔قرآن شریف میں نبی کی بیویوں کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ:۔اے نبی کی بیویو! اگر تم میں سے کوئی اعلیٰ ایمان کے خلاف بات کرے تو اس کا عذاب دُگنا کیا جائے گا اور یہ بات اللہ پر آسان ہے۔ اورتم میں سے جو کوئی اللہ اوراس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے گی اور اس (فرمانبرداری کی شان) کے مطابق کام بھی کرے گی تو ہم اسے انعام بھی دگنا دیں گے۔ اورہم نے ہرایسی بیوی کے لئے معزز رزق تیار کیا ہوا ہے۔(10)

حضرت میمونہؓ کے اعلیٰ اخلاق پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ ارشاد ایک سند کی حیثیت رکھتا ہے۔(11)

اِنَّھَا کانَتُ اِتُقَانا اللّٰہِ وَ اَوُ صَلُنَا لِلرَّحِمِ

بخدا میمونہؓ اس دنیا سے چلی گئی وہ ہم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والی اورہم سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والی تھی۔(12)

اللہ تعالیٰ نے جن پیاری ہستیوں کو اپنے محبوب کے قریب جمع کر

دیا تھا اُنہیں یہ صلاحیت بھی عطا فرمائی تھی کہ وہ آپ ﷺ کے قرآن نُما اخلاق کا قریب سے جائزہ لے کر اُسے اپنے انداز سے بیان کریں۔ حضرت میمونہؓ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو بتایا کہ آپ ﷺ گھر میں انتہائی محبت اور شفقت سے رہتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو درگزر فرماتے ہیں اور نرمی سے اصلاح کرتے ہیں۔

یہ محترم خواتین ایسی کتابیں تھیں جن میں مختلف انداز میں آنحضرت ﷺ کی سیرت لکھی جا رہی تھی محفوظ ہو رہی تھی۔ ہر ایک نے اپنے مزاج کے مطابق اثر قبول کیا اُسے جذب کیا اور پھر بیان کیا۔ اگر یہ ذریعہ نہ ہوتا تو ہم اپنے محبوب، آقا ﷺ کی بہت سی باتیں نہ جان سکتے۔

حضرت میمونہؓ کا حافظہ بہت اچھا تھا۔ بہت جلد بات ذہن نشین کر لیتی تھیں۔ آپؓ سے 76 احادیث مروی ہیں۔ آپؓ بہت عبادت کرنے والی تھیں آپؓ نے آنحضور ﷺ سے سُن لیا تھا کہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا بہت ثواب ہوتا ہے آپؓ کوشش کرتیں کہ مسجد نبوی میں نماز پڑھیں بلکہ آپؓ نے یہ بات دوسری خواتین کو بھی بتائی۔

مدینہ میں ایک دفعہ ایک عورت سخت بیمار ہوئی اُس نے منّت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی تو بیت المقدس میں جا کر نماز پڑھوں گی۔

اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دی اور اس نے اپنی منّت پوری کرنے کے لئے بیت المقدس جانے کا ارادہ کیا۔ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے حضرت میمونہؓ سے رخصت ہونے آئی اور تمام ماجرا بیان کیا آپؓ نے اُسے سمجھایا کہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب دوسری مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ہزار گنا زیادہ ہے تم یہیں رہو اور مسجد نبوی میں نماز پڑھ لو۔(13)

حضرت میمونہؓ پر اللہ تعالیٰ کے خاص احسانات میں سے ایک احسان یہ ہوا کہ آپؓ کو بھی آنحضرت ﷺ کے ایک کشف کا نظارہ دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی (کشف ایسے نظارے کو کہتے ہیں جو جاگنے کی حالت میں نظر آتا ہے) حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ ''ایک رات مدینہ میں رسول کریم ﷺ میرے ہاں سو رہے تھے۔ جب آپ ﷺ تہجد کے لئے اُٹھے اور وضو فرمانے لگے تو مجھے آواز آئی کہ آپ ﷺ فرما رہے ہیں۔ لَبَّیْکَ۔ لَبَّیْکَ۔ لَبَّیْکَ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:۔

نُصِرْتَ نُصِرْتَ۔ نُصِرْتَ

اس کے بعد وہ کہتی ہیں جب آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے کہا:۔

یا رسول اللہ ﷺ کیا کوئی آدمی آیا تھا؟ اور آپ ﷺ اس سے

باتیں کر رہے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا:۔ہاں۔میرے سامنے کشفی طور پر خزاعہ کا ایک وفد پیش ہوا۔اور میں نے دیکھا کہ وہ شور مچاتے چلے آ رہے ہیں کہ ہم محمد ﷺ کو اُس کے خدا کی قسم دے کر کہتے ہیں کہ تیرے ساتھ اور تیرے باپ دادوں کے ساتھ ہم نے معاہدے کئے تھے اور ہم تیری مدد کرتے چلے آئے ہیں۔مگر قریش نے ہمارے ساتھ بدعہدی کی اور رات کے وقت ہم پر حملہ کر کے جب کہ ہم میں سے کوئی سجدہ میں تھا اور کوئی رکوع میں ہم کو قتل کر دیا اب ہم تیری مدد حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں۔جب کشفی طور پر مجھے وہ وفد نظر آیا تو میں نے لَبَّیْكَ۔لَبَّیْكَ۔ لَبَّیْكَ۔کہا میں تمہاری مدد کے لئے حاضر ہوں میں تیری مدد کے لئے حاضر ہوں۔میں تیری مدد کے لئے حاضر ہوں۔پھر میں نے کہا۔نُصِرْتَ نُصِرْتَ۔نُصِرْتَ۔تجھے مدد دی جائے گی۔تجھے مدد دی جائے گی۔تجھے مدد دی جائے گی۔''

حضرت میمونہؓ نے کشف میں وفد نہیں دیکھا مگر آپ ﷺ کی آوز سُنی اور چند دن بعد ایسا ہی ہوا۔آپؓ کو اللہ تعالیٰ نے گواہ بنا دیا۔(14)

حضرت میمونہؓ بعض دفعہ غرباء کی مدد کرنے کے لئے قرض لے لیا

کرتی تھیں گھر میں کسی نے ٹوکا تو آپؓ کو اچھا نہ لگا اور ضرورت کے وقت قرض لینے کے حق میں اپنے محبوب شوہر ﷺ کا یہ ارشاد سُنایا ''کوئی مسلمان جب قرض لیتا ہے اور اُسے اللہ پر بھروسا ہوتا ہے کہ وہ اُسے ادا کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے غیبی خزانے سے اُس کی ادائیگی کا انتظام کر دیتا ہے۔''

آپؓ کو غلام آزاد کرنے کا شوق تھا ایک لونڈی کو آزاد کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ''اللہ تم کو اس کا اجر دے'' (15)

ایک اور واقعہ ہے کہ آپؓ نے ایک لونڈی کو آزاد کیا مگر اس کے متعلق آپ ﷺ سے پوچھا ہوا نہیں تھا جب آپ ﷺ گھر تشریف لائے تو آپؓ نے عرض کیا! ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کو معلوم ہے میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کیا واقعی؟ آپؓ نے کہا ''جی ہاں'' حضور ﷺ نے فرمایا اگر تم کو وہ لونڈی اپنے ماموں کو دیتیں تو تم کو زیادہ ثواب ملتا۔ (16)

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات اتنی با اختیار تھیں کہ اپنی مرضی سے فیصلے کر لیں۔ مگر اتنی فرمانبردار بھی تھیں کہ فوراً حضور ﷺ کو بتا دیا اور آپ ﷺ نے یہ محسوس کر کے کہ یہ کام ثواب

کی خاطر کیا گیا ہے۔ زیادہ ثواب والی بات بتا دی کہ اگر قریبی عزیز مستحق ہو تو تحفے یا صدقے کی چیز اُسے دینا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔

آنحضورﷺ سے محبت اور ان کے مزاج کو سمجھنے کا ایک واقعہ اس طرح ہے کہ ایک دفعہ حضرت میمونہؓ کے قبیلے بنو ہلال کا ایک وفد آنحضرتﷺ سے ملاقات اور اسلام قبول کرنے کے لئے آیا اس وفد میں زیاد بن عبداللہ بن مالک عامری بھی تھے جو حضرت میمونہؓ کے بھانجے تھے۔ یہ آپؓ سے ملنے کے لئے آئے تو آنحضورﷺ گھر پر نہ تھے آپﷺ واپس آئے تو ایک اجنبی کو بیٹھا دیکھ کر آپﷺ کے چہرہ مبارک پر ہلکا سا ناگوار تأثر آیا۔ حضرت میمونہؓ معاملہ کو سمجھ گئیں فوراً عرض کیا۔ یارسول اللہ یہ میری بہن کا بیٹا ہے۔ بنو ہلال کے وفد میں شریک ہے مجھے ملنے یہاں چلا آیا اس پر آپﷺ نے خوشی کا اظہار فرمایا اور اُس کے لئے برکت و رحمت کی دعا کی۔

ایک دفعہ آپؓ کا ایک رشتہ دار آپؓ سے ملنے کے لئے آیا اُس کے منہ سے شراب کی بُو آ رہی تھی آپﷺ نے اس کو سختی سے جھڑک دیا اور کہا آئندہ میرے پاس نہ آنا۔(17)

حضرت میمونہؓ کو آنحضورﷺ جیسے محبت کرنے والے شوہر کا

ساتھ صرف تین سال میّسر آیا۔ ان تین سالوں میں وہ دولت سمیٹ لی جو اُن کا قیمتی سرمایہ بن گئی۔

51 ہجری میں آپؓ حج کے لئے تشریف لے گئیں وہاں آپؓ کی طبیعت خراب ہوگئی آپؓ نے محسوس کیا کہ یہ وقت آخر ہے اپنے عزیزوں سے درخواست کی کہ مکّہ سے سرِف لے جائیں۔ یہ وہی جگہ تھی جہاں آپؓ کی شادی ہوئی تھی۔ یہیں آپؓ نے وفات پائی اور قریباً اُسی جگہ دفن ہوئیں جہاں خیمہ میں حضورﷺ سے پہلی دفعہ ملاقات ہوئی تھی۔ نمازِ جنازہ آپؓ کے بھانجے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے پڑھائی قبر میں اُتارنے کی سعادت بھی اُنہی کو ملی جب جنازہ اُٹھایا گیا تو آپؓ نے کہا یہ رسول اللہﷺ کی بیوی ہیں جنازہ کو زیادہ حرکت نہ دو با ادب لے چلو۔(18)

آنحضرتﷺ کی بیویوں کے دل میں آپﷺ کی جو محبت تھی اور آپﷺ سے جو نیک اثر انہوں نے لیا تھا وہ ہمیشہ اُن کے دلوں پر قائم ہوگیا۔ اور جب حضرت میمونہؓ کا آخری وقت آیا تو انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ مجھے اُسی جگہ دفن کیا جائے جہاں میں پہلی دفعہ آنحضورﷺ سے ملی تھی۔(19)

حضرت میمونہؓ سے آپﷺ کی آخری شادی تھی۔ اس کے بعد

اللہ تعالیٰ نے مزید نکاح سے منع فرما دیا (الاحزاب:53) اور مسلمانوں کو منع فرمایا کہ نبی کی بیویوں سے شادی نہیں کر سکتے اُن کا مقام اور مرتبہ 'ماں' کا ہوتا ہے (الاحزاب:7)

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری محسنات امہات المؤمنین کو اپنے قُربِ خاص میں جگہ عنایت فرمائے اور حضرت محمد ﷺ کا ساتھ نصیب فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

حوالہ جات

(1) (زرقانی عمرۃ القضاء)

(2) ازواج مطہرات وصحابیات انسائیکلوپیڈیا صفحہ 227

(3) بخاری کتاب المغازی زیر حدیث عمرۃ القضاء۔ زرقانی۔ ابن ہشام

(4) ماہنامہ مصباح جولائی 1998ء

(5) بخاری کتاب الصلح وکتاب المغازی عمرۃ القضاء

(6) طبقات جلد 8 صفحہ 89، الفضل 26 دسمبر 2003ء

(7) تاریخ مدینہ منورہ از محمد عبدالمعبود صفحہ 137 معارف پریس لاہور

(8) روحانی خزائن جلد 23 چشمۂ معرفت صفحہ 300،299

(9) دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 239، 240

(10) سورۃ الاحزاب 31۔32 (ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

(11) سورۃ الاحزاب 31۔32 (ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

(12) اصابہ جلد 8 صفحہ 192 بحوالہ ابن سعد

(13) اصابہ جلد 8 صفحہ 332

(14) تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 113، 114

(15) مسند جلد 6 صفحہ 332

(16) تجرید بخاری مترجم جلد اوّل کتاب الہبہ حدیث نمبر 1126 صفحہ 411

(17) مسند جلد 6 صفحہ 332

(18) بخاری جلد 2 صفحہ 750

(19) ماخوذ از دیباچہ تفسیر القرآن

حضرت میمونہؓ

(Hadrat Memoona[ra])

Urdu

by Amat ul Bari Nasir

Published in UK in 2008

Published by:
Islam International Publications Ltd.
'Islamabad' Sheephatch Lane,
Tilford, Surrey GU10 2AQ,
United Kingdom.

Printed in U.K. at:
Raqeem Press
Sheephatch Lane
Tilford, Surrey
GU10 2AQ

ISBN: 1 85372 981 7